انسانیت سوز مظالم روا رکھے جا رہے ہیں۔ مہذب دنیا اور خاص طور پر امریکہ اور اس کے اتحادی خاموش ہیں۔

تازہ ترین اخباری اطلاعات کے مطابق بوسنیا کا سارا خطہ ایک وسیع قید خانہ میں تبدیل ہو چکا ہے۔ سربیائی انتہا پسندوں نے اس خطہ میں ۱۰۵ کیمپ قائم کر رکھے ہیں جن میں گذشتہ اپریل سے اب تک ۲ لاکھ ۶۰ ہزار لوگوں کو رکھا جا چکا ہے۔ ان کیمپوں میں ۱۳ ہزار بوسنیائی اب تک شہید کئے جا چکے ہیں۔ ان کے علاوہ ایک لاکھ ۳۰ ہزار مسلمانوں کو نظر بندی کیمپوں میں رکھا گیا ہے۔ جہاں انہیں ناقابلِ بیان اذیتیں دی جا رہی ہیں۔ امریکی ہفت روزہ ٹائم اور دوسرے اخباری نمائندوں نے حال ہی میں بوسنیا کا دورہ کرکے وہاں کی لرزہ خیز تفصیلات بیان کی ہے۔ دریائے بوسنیا کے واقع یہ ملک بوسنیا، مشرقی یوروپ کا حسین ترین خطہ ہے یہ واقعی طور پر جنت نظیر ہے۔ لیکن آج اسے جہنم میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔

ایک صحافی نے ہراتو نامی قصبہ کے ایک پرائمری اسکول میں قائم نظر بندی کیمپ کا حال لکھا ہے۔ جہاں ۵۰۰ مسلم قیدیوں کے جسم کا سارا خون اس لئے نچوڑ لیا گیا کہ زخمی سربیائی باشندوں کو تازہ خون فراہم کیا جا سکے۔ اسی طرح اوگوسکا قصبہ میں واقع سوزے کے عارضی کیمپ میں سربیائی دہشت گردوں نے قیدیوں کو الٹا لٹکا کر ان کی آنکھیں نکال لیں۔ ٹائم کے نمائندہ اویک السٹر نے جو رپورٹ دی ہے۔ وہ قابلِ ذکر ہے السٹر لکھتا ہے۔

بوسنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے۔ وہ نہ صرف بڑی حد تک ناقابل یقین ہے۔ بلکہ قدم قدم پر نازی جرمنی کی یادیں دلاتا ہے۔ اس خطہ میں ایک ایسی جنگ لڑی جا رہی ہے جس کا اصل نشانہ معصوم شہری ہیں انہیں ہراساں اور خوف زدہ کرنے۔ اپنی بستیوں کو چھوڑ کر بھاگ جانے اور یہاں تک کہ قتل کر ڈالنے کے ایک ایسے منصوبہ پر عمل ہو رہا ہے جو ہر اعتبار سے قابلِ مذمت ہے جو لوگ بوسنیا سے فرار ہو رہے ہیں۔ انکا واحد مقصد